

THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY.

DATE LOANED

Class No. _____ Book No. _____

Vol. _____ Copy _____

Accession No. _____

--	--	--	--

P

1950

✓ 16/7

$$\begin{array}{r} 42 \\ 30 \overline{) 1230} \\ \underline{120} \\ 30 \\ \underline{30} \\ 0 \end{array}$$

Acc. No. ~~100-100~~

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

✓

1950

$$\begin{array}{r} 42 \\ 30 \\ \hline 23 \end{array}$$

Acc. No. ~~62-108~~

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

بِمَا شَاءَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حسبے مالیش جناب حاجی محمد سعید صاحب کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۰

Head of the Post-Graduate Department of Persian

J & K University

Hazratbal, Srinagar, Kashmir

مثنوی حضرت شیخ سیر

مثنوی حضرت فزید عطار

بابہام نیاز مند حاجی محمد شفیع ابن علی جناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الواہب

مطبع بی وقتہ انور مطبوعہ

ہر قسم کی عمدہ و سستی کتابیں ملنے کا پتہ: حاجی محمد سعید صاحب کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۰

مثنوی حضرت محمد مصطفیٰ

مستحق
CHECKED

821-51

17 M

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بگویم حمد رب العالمین را
تمام عالموں کے پروردگار کی حمد کروں
درود مصطفیٰ بعد از ثنائیش
درود مصطفیٰ پر اللہ کی حمد کے بعد
مقام چہند از سالک بگویم
تھوڑے سے مقام سالک کے بیان کروں
سلوک مختصر موزون و جامع
سلوک کا تھوڑا سا حال مناسب اور کامل
شریعت را مقدم دارا کنوں
شرع کو مقدم رکھ اس وقت
کسے کو در شریعت راسخ آید
جو شخص شرع میں پکا ہوتا ہے
براہ تربیت پیران بشارت
طریقت کی راہ میں پیروں نے خوشخبری
یہی منزل کہ آن ناسوت نامست
ایک منزل (مقام) جسکا ناسوت نام ہے

عطا کو کردہ بر من عفتل و دین را
جس نے مجھ کو عفتل اور دین اسلام بخشا
فرستم از دل و جان با صفائش
بھجوں میں دل اور جان سے صفا کے ساتھ
در ان گفتن ز حق تو فیق جویم
اس بیان میں اللہ سے توفیق چاہوں
بنظم آن را بگفتم باشش سامع
میں نے نظم میں بیان کیا ہے تو سنتا رہو
طریقت از شریعت نیست بیرون
طریقت شرع کے خلاف نہیں ہے
حقیقت راہ بروے خود کشاید
حقیقت خود اس کو اپنی راہ بتا دیتی ہے
بداوہ چار منزل با عبارت
دی ہے چار منزلین عبارت میں
پیر از اوصاف حیوانی تماشائی
حیوانی وصفوں سے بھری ہوئی

از ان منزل اگر خود بگذر و کس
 اس مقام سے جو کوئی گذر جائے
 در ان عالم پہ او معروف گردد
 عالم ملکوت میں جب وہ معروف ہو جائے
 جو برگیر و قدم را اوز ملکوت
 جب وہ ملکوت کی منزل سے قدم نکالے
 مقام روح بر من جیست آمد
 مقام روح میں سنجید ہوں
 در ان منزل بود کشف و کرامات
 اس منزل میں کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں
 اگر دنیا و عقبی پیش آید
 اگر تمام دنیا اور آخرت ملے
 نور ذکر باید در گزشتن
 ذکر کے نور کے ساتھ گذر جانا چاہیے
 چو گردد جان و دل از غیر حق پاک
 جب جان و دل ماسوی اللہ سے پاک ہو جائیگا
 در ان منزل چہارم جست و جوی
 اس چوتھی منزل میں کوئی تلاش نہیں ہوگی
 مقام قرب منزل بے نشانست
 مقام نزدیکی کا ایک بے نشان مقام ہے

دوم منزل رسد او با ملک بس
 دوسری منزل میں وہ نشتر شتون تک پہنچے
 ملائک آسمان مکشوف گردد
 فرشتوں اور آسمان کا حال اُس پر کھل جائے
 رسد در منزل سوم بجزوت
 تیسری منزل میں داخل عالم جبروت ہو
 نشان از وی بگفتن غیت آمد
 اُسکے نشان کے بیان میں غیبت طاری ہوگی
 ولی باید گزشتن ز ان مقامات
 لیکن ان مقاموں سے گذر جانا چاہیے
 نظر گردن در ان ہرگز نشاید
 ہرگز نظر کرنا بھی اُسکی طرف لائق نہیں ہے
 آب توبہ باید دل بشستن
 توبہ کے پانی سے دل دھونا چاہیے
 رسد در عالم لاہوت میابک
 پہنچے گا لاہوت کے عالم میں نڈر
 نباشد با خدا جز گفت و گوئی
 بحسب خدا کے ساتھ گفتگو کرنے کے
 بحر کون و مکان دیگر جہانست
 کہ موجودات کے علاوہ دوسرا جہان ہے

۱۰ یعنی منزل ملکوت میں داخل ہو

بعون حق رسد آنجا چو سالک
 اللہ کی مدد سے جب اس مقام میں پہنچ جائے سالک
 شود بر ہر یکے اشیاء مالک
 ہر ایک شے کا مالک ہو جاتا ہے

JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
 LIBRARY
 No. 10369

Date 12-4-55

فصل اول در بیان توبہ

پہلی فصل توبہ کرنے کے بیان میں

کنم توبہ ز سر آغاز اکنوں
اب میں نے سر سے توبہ شروع کر دی
بہر دم توبہ باید کرد عادت
ہر دم میں توبہ کرنے کی عادت کرنی چاہیے
کہ بی توبہ عبادت چوں سرا بست
کیونکہ بغیر توبہ کے عبادت کرنی دھوکے کے مانند ہے
بہر یک فرض آمد توبہ کردن
ہر ایک پر فرض ہے توبہ کرنی
بما فرض فرض آمد تاز کفراں
کافر پر توبہ فرض ہے تاکہ ناشکری کی حد سے
بعاصی و نرض آمد تاز عصیاں
گناہگار پر فرض ہے تاکہ گناہ سے
بخاصان توبہ کردن از مقابلات
خاص لوگوں کے لیے توبہ کرنا مقابلات سے
زدون حق بساید توبہ کردن
سوائے اللہ سے چاہیے توبہ کرنا

بریزم اشکما چوں دُر مکنون
آنسو گراؤں عمدہ موتی کے مانند
نخستیں توبہ باید پس عبادت
پہلے توبہ کرنی چاہیے پھر عبادت
رود چوں تشنہ می بیند نہ آبست
کہ جب اُسکو پیاسا جا کر دیکھے تو پانی نہ ہو
بہر دم توبہ کن تا وقت مردن
ہر دم توبہ کرتے وقت تک
بروں آید ز کفراں سوی ایماں
باہر نکل آئے ایماں کی طرف
کنز توبہ ہمیشہ چوں مطیعاں
توبہ کرے ہمیشہ نرماننداروں کے مانند
بہر دم فرض باشد از کرامات
دُر کرامات ہر دم فرض ہے اور کرامات سے
بحق باید دریں رہ جاں سپردن
توبہ کی راہ میں مرنا چاہیے

فصل دوم در بیان تعلیم سلوک

دوسری فصل سلوک کی تعلیم کے بیان میں

چنانکت گفتہ ام بالا و فقیقت
جیسا کہ میں نے تجھ سے اوپر مجھلا کہا ہے
وجود آدمی از ہر سہ مجموع
آدمی کا وجود تینوں سے مجموعہ

شریعت ہم طریقت ہم حقیقت
شریعت اور طریقت اور حقیقت
ہر وہ حق تعالیٰ ہر چو مصنوع
بنایا ہے اللہ برتر نے مانند ایک صفت کے

دھوکا دہ رہی گشتان کا مقام ہے جو آفتاب کی رتوں کے باعث دور سے پانی کے مانند نظر آئے لیکن جب اس مقام کے قریب پہنچیں اس وقت معلوم ہو کہ پانی نہیں رہیتا اور اسے تو ہم پران اور دیرینہ رہ جان بھی کہیں نہیں پاتا

یکے نفس و یکے روح و یکے دل
 ایک تن اور ایک روح اور ایک دل
 شریعت راہ تن آمد بطاعت
 شریعت رہنا ہے تن کی طاعت کی طرف
 حقیقت راہ جان سیر نہا نیست
 حقیقت رہنا ہے روح کی اور چھپا ہوا بھید ہے
 اگر طالب بود صادق درین راہ
 اگر طالب سچا ہوا اس راستے میں
 اگر بوئے ازین خواہی کہ یابی
 اگر اس کا کوئی پتہ پایا چاہتا ہے
 قلم اندر بصورت خویش در زن
 اپنی صورت بگاڑا ڈال
 بتقویٰ شہر دل آباد گردان
 تقوے سے دل کے شہر کو بسا
 و و دل را نیست رہ اینجا یکے شو
 بقرار کے لیے یہاں راستہ نہیں ہے مستقل بجا
 بدہ مر نفس خود را گوشمالی
 خاص کرا اپنے نفس کو گوشمالی دے
 صفات نفس شو ہوتا بریدن
 صفیت نفس کی خواہشیں ترک کرنا
 صفات نفس را بگزارا کنون
 صفیت نفس کی چھوڑ با لفعیل
 صفات روح حملہ حسن شوقست
 صفیت روح کی تمام حرکت شوق کی ہے

وے در حرف ہر یک ہست مشکل
 لیکن ہر ایک کی شرح میں مشکل ہے
 طریقت راہ دل شر باقناعت
 طریقت رہنا ہے دل کی قناعت کی طرف
 درون جان و بیرون از ہما نیست
 روح کے اندر اور ہماں کے باہر ہے
 ز جان و دل نخیز و از سر چاہ
 جان و دل سے بلند مرتبگی کی محبت چھوڑے
 ز بستی پا بیرون نہ در حیرانی
 آبادی سے تدم رکھ ویرانے میں
 حصار نفس را از پنج بر کن
 جسم کا قلعہ جڑ سے کھود ڈال
 بہمت جان و دل را شاد گردان
 ہمت (قصد) سے جان اور دل کو خوش کر
 دوئی بگزار اول وانگے رو
 دوئی پہلے چھوڑ بعد اس کے روانہ ہو
 کہ دشمن را نیسا بد پیچ حالی
 تاکہ دشمن کسی حال میں اسپر تاقا ہونہ پائے
 صفات دل ہمہ طاعت بگردین
 صفیت دل کی ہر وقت طاعت میں رہنا
 صفات دل بگو کان ہست میمون
 صفیت دل کی ڈھونڈھ کہ وہ مبارک ہیں
 گے در ناز و گہم در عین ذوقست
 کبھی ناز کی صورت میں اور کبھی عین ذوق میں ہی

چو دل ہر یک صفات روح گیرد
جب دل صفتیں روح کی اختیار کرتا ہے
طلب اندر صفات ذات رحمان
ڈھونڈنا خدا کی ذات کی صفتوں کا

شو و مقبول و در دلسا پذیرد
مقبول ہوتا اور دون میں جگہ پاتا ہے
بہاید ہر یکے رافت در امکان
چاہیے ہر شخص کو جہان تک ممکن ہو

فصل سوم در بیان وضو

تیسری فصل وضو کے بیان میں

پہلے کو ہر محمد مصطفیٰ صفت
جب وضو کا قاعدہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منظم کیا
بہاید بود دائم با طہارت
چاہیے رہنا ہمیشہ با وضو
بود ظاہر طہارت از نجاست
ظاہر پاک ہوتا ہے پلیدی سے
چو وقت آید نماز وقت گذار
جب وقت آئے ٹھیک وقت پر نماز پڑھ
ز وقتی تا بوقت منتظر باش
ایک وقت کی نماز سے دوسری وقت کی نماز کا منتظر رہ
سخن با کس مگو الا ضرورت
بات کسی سے نہ کر بے ضرورت کے
بہر جائے کہ باشی ذکر میگو
جہان کہیں رہ ذکر حق کرتا رہ
بہر جائے کہ باشی با خدا باش
جہان رہ با خدا رہ
مدہ مردون حق را جای در دل
ماسوی اللہ سے دل نہ لگا

وضو را کو صلاح المؤمنین گفت
وضو کو آنھوں نے متحیبا رسولانوں کا نصرا کیا
بظاہر ہم باطن با بصارت
ظاہر میں اور باطن میں عقل کے ساتھ
طہارت باطن آمد از نجاست
پاک کی دل کی پاک ہونا ہے برائی سے
فرائض با جماعت ہوش میدار
نہ صون میں جماعت کا لحاظ رکھ
بذکر و فکر دائم مختصر باش
ذکر حق و فکر حق میں ہمیشہ مصروف رہ
خلل تا در نیفتد در خصوصت
تاکہ کھنڈانہ پڑے تیرے حضور دل میں
بہر حالے خدا را شکر میگو
ہر حال میں خدا کا شکر بجا لایا کر
ز خود بیگانہ با حق آشنا باش
اپنے آپ سے بیگانہ خدا کا آشنا رہ
درونت تا نیابد رہ عزرازل
تاکہ تیرے دل پر شیطان قابو نہ پائے

حواس خمس را چون دزد بر بند
پانچون حواسون کو چور کے مانند باندھ
پس انگہ رخت طاعت را سلامت
بعدہ اسباب طاعت کا محفوظ
اگر خواہے کہ با حق تعالیٰ
اگر تو چاہے کہ تجھ سے اللہ برتر
بخوان قرآن کلام اللہ بشنو
پڑھ و ترانہ نجیب را کلام سن
ندامت را امام خویش گردان
پشیمانی کو اپنا امام کر
اگر خواہے سخن با حق بگوئے
اگر تو چاہے کہ اللہ سے کلام کرے
چو شب آید بساید بود قائم
جب رات آئے تو کھڑا رہنا چاہیے

چو بستی دزدان با ش میخند
جب تو نے چور کو باندھ لیا پانچون رہ اور خمس
بہر در حضرت حق با کرامت
لیجا در گاہ خدا این عزت کے ساتھ
سخن گوید ز قدرت بی مثالے
کلام سرماے بے مثل قدرت کا
قد میست آن ز حق منزل نہ این نو
قیم ہے کلام اللہ کی طرف سے اتر اہوا نہ کہ نیا ہے
ہمیشہ اقتدار کن بادل و جان
ہمیشہ پیروی کر دل و جان سے
من از خود حضور دل بجوئے
اپنی نماز میں حضور دل بہسم پہونچا
چو روز آید بساید بود صائم
جب دن آئے تو روزہ رکھنا چاہیے

شب و روزت چو گرد و دبا تو یکسان
رات اور دن تیرا جب برابر ریاضت میں بسر ہوگا
مناید کار مشکل بر تو آسان
معلوم ہوگا مشکل کام تجھ کو سہل

فصل چہارم در ترک دنیا
چوتھی فصل دنیا چھوڑنے کے بیان میں

زدنیات ترک گیر از بہر دین تو
دنیا کو چھوڑ دین کے واسطے
چو باید رفتت زین دار دنیا
جب تجھ کو ضرور جانا ہے اس دنیا کے گھر سے

تو کل بر خدا کن بالیقین تو
بھروسہ اللہ پر کر یقین کے ساتھ
چرا بند می تو دل در کار دنیا
کیون باندھتا ہے دل کام میں دنیا کے

نباید بست دل بازن و فرزند
 نہ لگانا چاہیے دل جو رد اور بچوں سے
 زہی غفلت کہ مارا کور کر دست
 کیا خوب غفلت ہے جسے ہمو اندھا کر رکھا ہے
 بغفلتہای دنیا خلق معرور
 غفلتوں میں دنیا کی مخلوق معرور ہے
 ز دنیا و اہل آن چون تیر بگریز
 دنیا اور دنیا داروں سے تیر کے مانند بھاگ
 علائقہای دنیا قطع گردان
 تعلقات دنیا کے پھوٹو روے
 اگر جمعیت دل حاصل آید
 اگر اطمینان دل کا حاصل ہو

باید داد دل را با حسد اوند
 دے دینا چاہیے دل اللہ کو
 کہ یاد مرگ از دل دور کر دست
 یعنی یاد موت کی دل سے بھٹا دی ہے
 بگردہ یاد مرگ از دل ہمہ دور
 کر دی ہے یاد موت کی دل سے بالکل فراوان
 چو بگریزی بدرویشان بیامیز
 جب دنیا سے بھاگ چکے درویشوں سے میل جول کر
 حزمین دل باش و روی چون عزیزان
 غمگین رہ دنیا میں مسافروں کے مانند
 دعائی گر کنے انگاہ شاید
 کوئی دعا اگر کرے تو اس اطمینان میں لائق ہے

پیشانی

فصل پنجم در طلب شد

پانچویں فصل طلب میں پیر کی

نباشد مستدی رایج بہ زمین
 نہیں ہے مستدی کے لیے کوئی شے بہتر اس سے
 اگر خواہد کہ خلوت اختیار کرے
 کہ اگر چاہے کہ خلوت اختیار کرے
 ز نیک و بد ترا تا باز گوید
 تاکہ نیک و بد سے تجھ کو آگاہ کرے
 مثالش را بگویم گوش دارید
 اسکی مثال میں کہتا ہوں کان رکھ سناؤ
 اگر بے پیر کاری پیش گیرد
 اگر بے پیر کوئی کام شروع کرتا ہے

کہ پیری را بگوید رہبر دین
 کہ کسی پیر کو ڈھونڈھے رہنما دین کا
 ہمان بہتر کہ پیش شیخ شنید
 وہی بہتر ہے کہ پیر کے پاس بیٹھے
 ز اسرار نہانت راز گوید
 چھپے ہوئے بھیدوں سے بھید کہے
 دوران تمثیل ہر یک موش دارد
 اور اس مثال کا تم سب دھیان رکھو
 ہلاکت راز بہر خوش گیسر د
 ہلاکتی اپنے لیے اختیار کرتا ہے

چنان کا درجہ سازی ویدیا نے
 جیسے ایک جہاز میں ایک دیدبان ^{مراد از معلم فاضل}
 اگر آن دیدبان دروی بنودی
 اگر وہ دیدبان اُس جہاز میں نہ ہوتا
 خطر در راہ دین بسیار باشد
 خوف دین کے راستے میں بہت ہوتا ہے
 چراغ نور باطن را ہر روز
 چراغ دل کے نور کا روشن کر
 بہ کم گفت و بہ کم خوردن و خفتن
 تھوڑا کلام تھوڑی غذا تھوڑا سونے کی
 کسی کین ذکر گوید صبح تا شام ^{نور}
 جو شخص کہ ذکر کرتا ہے صبح سے شام تک
 چنان حاصل شود در دل صفائش
 ایسی پیدا ہوتی ہے اُسکے دل میں صفا
 دو چشم خویش را بر بند چون باز
 دونوں آنکھیں اپنی بند کرے باز کے مانند
 عروس معرفت چون رخ کشاید
 دلہن معرفت کی جب منہ کھولے
 بیک ساعت ترا ہفتاد ہزار
 ایک گھڑی بھر میں تجکو ستر راستے (منہ بند)
 در ان حالت مقام نور باشد
 اُس حالت میں مقام نور کا ہوتا ہے
 در ان خلوت بعا شق عشق بازے
 اُس تنہائی میں عاشق سے عشق کی بازی کھیلے گا تو

بسیار تا وہد از رہ نشانی
 ضروری ہے تاکہ راستے کا پتہ بتائے
 بحر غرقش بنودی بپنج سودی
 سوا ڈبارینے کے اُس جہاز سے کوئی فائدہ نہوتا
 گل خوشبوی پُر از خار باشد
 پھول خوشبو کا کانٹوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے
 بخلوت گاہ بنشین تا شب و روز
 تنہائی کے مقام میں بیٹھ رات اور دن
 بکن عادت و با احسان بودن
 عادت کر اور حلق نیک کے ساتھ رہنے کی
 رسد کارش ز فضل حق با تمام
 پہونچتا ہے کام اُسکا اللہ کے فضل سے انجام کو
 بیک لحظہ کشاید کار ہائش
 کہ ایک لحظہ میں رُکے ہوئے اُسکے کام چل نکلتے ہیں
 درونت تا وہد کم گشتہ آواز
 تاکہ تیرے دل میں کھویا ہوا آواز دے
 ز حسن خویش عقل از تور باید
 اپنے حسن سے تیری عقل یکبارگی بچائے
 نماید رو بر زیور ہائے الوار
 منہ دکھائیں اپنی اپنی خصلتوں کے ساتھ
 ز جامی آب و گل او دور باشد
 پانی اور شئی کے مرتبے سے وہ دور ہوتا ہے
 ز دون حق بگرد و بی نیازے
 اسوای اللہ سے حاصل ہوگی بے پردائی

فصل ششم در بیان تفسیر و تجرید

چھٹی فصل گوشت نشینی کے بیان میں

درین رہ مرد را تفسیر و تجرید
اس راستے میں مرد کے لیے تفسیر اور تجرید
نخستین مرد را تجرید باید
سب سے پہلے مرد کے لیے تجرید چاہیے
ہر پیوند قناعت باید بخش کرد
ایک پیوند پر اُسکو چاہیے قناعت کرنا
لباس فقیر را می پوشش برتن
پوشاک فقیر کی پہن تن پر

اگر چیری بود در ملک درویش
اگر کوئی غنہ ہوتی ہے درویش کی ملک میں
ز ملک خویش تا بیرون نیاید
اپنے ملک کو جب تک چھوڑ نہیں دیتا
مقام فقر بس عالی مقام است
مقام فقر کا بہت بلند مرتبہ ہے
بجز صادق ندارد درہ دران سوی
سچے کے سوا اس طرف کی راہ کسی کو نہیں ملتی
طریق فقر را ہے ہست مشکل
طریق فقر کا ایک سخت مشکل راستہ ہے
دران وادی بسی گمراہ گشتند
اس جنگل میں بہت سے راہ بھول گئے
بجان باید برفت این رہ نہ از پایے
جان سے چلتی چاہیے یہ راہ نہ کہ پاؤں سے

باید تا کشاید کار توحید
ضروری ہے تاکہ حل ہوئے مشکل توحید کی
ز دون حق بدل تفسیر باید
ناسوی اللہ سے دل میں تفسیر چاہیے
بفقر و فاقہ باید بود نش مرد
شکستہ حالی اور فاقہ کشی میں اُسکو چاہیے مرد
درخت حرص را از یخ بر کن
درخت حرص کا جڑ سے اکھاڑ
سازان مر تو کل را ضرر پیش
پہنچتا ہے اُس سے خصوصاً توکل کو بہت نقصان
حجاب از پیش وی کی میکشاید
پردہ اُسکے سامنے سے کب اٹھتا ہے
منی و مادر آبخا بس حرامست
میں اور ہم اس مقام میں سخت حرام ہے
بجز عاشق نگنجد کس دران کوی
سوا عاشق کے کسی کو گنجائش اس کو چے میں نہیں ہی
یقین باید درین رہ توشہ دل
یقین چاہیے اس راستے میں زاد راہ دل کا
یقین توشہ دران منزل نہرند
کہ زاد راہ یقین کا اس منزل میں ساتھ نہ لگے
نخستین جان بدو وانگہ توی لے
پہلے جان دیدے بعد اُسکے تو داخل ہو

مگر آنکس کہ باز د جان و تن را
سوا اس شخص کے جو جان اور تن کو ہار جائے
درین وادی بسی خوف و خطر بہت
اس جنگل میں بہت خوف اور خطر ہے
میان ہر دو باید بود مارا
در میان دو نون کے رہنا چاہیے ہمسکو

شکم پر ورچہ داند این سخن را
پیو یک جا نے یہ بات
میان کفر و ایمان راہ فقرست
در میان کفر اور دین کے راستہ فقر کا ہے
نشايد خوف غالب نے رجارا
نہ خوف کا غلبہ چاہیے نہ امید کا

فصل ہفتم در بیان معرفت

ساتویں فصل پہچان کے بیان میں

برون آرم ز دریا و در کنون
نکالت اہون میں دریا سے علم رہ موتی
مقام و ترب حق را کشت واصل
اللہ کی نزدیکی کے مرتبے تک پہنچ گیا
کہ از خاکت مخمّر صور تم کرد
کس نے تھوڑی سی میری صورت کا خمیر بنایا
وجود آدمی را کرد صورت
آدمی کے جسم کی صورت بنائی
بنفخ روح در تن کرد جان را
روح پھونکنے سے جسم میں جان ڈالی
مر را داد قوت تمام شنید
میر کو طاقت دی کہ سب سمجھے
بعقلیت داد دانائی کہ جوید
عقل کو جان بوجھ دی کہ ڈھونڈھے
روانی داد ہر یک جملہ ہارا
روانی اور حرکت بخشی

سخن در معرفت چون رفت اکنون
کلام جب معرفت کا شروع ہوا اسوقت
کسی کو معرفت را کرد حاصل
جس نے معرفت کو حاصل کیا
ترا باید تفکر کرد با خود
تجھ کو چاہیے نہ کر کرنی اپنے آپ سے
ز ہی پاکی کہ از حنا کی بقدرت
کیا خوب ہے وہ پاک کہ تھوڑی خاک سے قدرت کے ساتھ
گو ہر با مزین کرد آن را
جو ہر دن سے زینت بخشی اس کو
بصر را داد بینائی کہ بیند
آنکھ کو روشنی دی کہ دیکھے
زبان را داد گوئی کہ گوید
زبان کو گوئی دی کہ کلام کرے
وگر دو دست و دیگر ہر دو پارا
اور دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو

خالی

خوردان

چو از خاکیم و آسرخاک گردیم
جنگہ ہم مٹی کے ہیں اور آخر مٹی ہو جائیں گے
بدین گو نہ چو بشناسی خدا را
اس طرح جب پہچانے تو خدا کو

بجان دادن چرا غمناک گردیم
جان دینے میں میں کیوں غمگین ہوں
شوی واصل کنے حاصل خدا را
ہو جائے ملنے والا پائے خدا کو

فصل ششم در بیان عشق

ما آٹھویں فصل عشق کے بیان میں

تم با جان درین عالم پیغام
میرا جسم جان کے ساتھ اس عالم میں آیا
جگر پر خون ز در و اول دو نیم ست
جگر خون کا بھرا ہوا در سے اول دو نیم ست
محبت در دل ست و عشق دو جان
محبت دل میں ہے اور عشق جان میں
محبت گر شود ظاہر بصورت
محبت اگر ظاہر ہو صورت میں
بخواب چشم سر معشوق دیدن
چاہیے سر کی آنکھ سے معشوق کو دیکھنا
کہ از سر تا قدم این جملہ مشتاق
کیونکہ سر اس پر سب کے سب مشتاق
نہان اندر نہان بیند جمالش
دل پوشیدگی میں دیکھتا ہے حسن اس کا
توئی عاشق بظاہر در طریقت
تو عاشق ہے باعتبار ظاہر کے طریقت میں
چو عاشق گشت کس در روی معشوق
جب عاشق ہوا کوئی معشوق کے منہ کا

باموش

در دل

پیشانی

چو تنہا ماندہ را مونس در آمد
جیسے اکیلا رفیق کے ساتھ آیا
خدا را عشق اندر دل قدیم ست
خدا کا عشق دل میں قدیم ہے
تم در تاب او چون زلف پیچان
جسم میرا اس کی گرمی سے زلف کے مانند تاویچ میں
ہمان صورت شود عاشق ضرورت
وہی صورت ہو عاشق ضرور
کلامش را بگوش خود شنیدن
کلام معشوق کا چاہیے اپنے کانوں سے سنا
بہوی دوست گرد و چون بعشاق
دوست کی ہو کے ہوتے ہیں مانند عاشقوں کے
بگوش دل کند قسم کمالش
دل کے کان سے سمجھتا ہے کمال اس کا
توئی معشوق باطن در حقیقت
تو معشوق باطن کا ہے حقیقت میں
نداندا و نشان جز کوئے معشوق
نہیں جانتا ہے وہ پتہ کسی کا سوا معشوق کی گلی کی

ہر آن عاشق کہ دریا بد ازین بوی
جو عاشق کہ پاتا ہے اس کی بو
اگر عاشق شود دربار معشوق
اگر عاشق جاتا ہے معشوق کی بارگاہ میں
نہان خویش بیند آشکارا
مقصود اپنا دیکھتا ہے کھلم کھلا

درین میدان سرفراز و درین کوی
اُس میدان میں سربلندی حاصل کرتا ہے اس گلی میں
نیابد لطف اور ایچ مخلوق
نہیں پہونچتا ہے اُس کے لطف کو کوئی شخص
شود عاشق بروے خود نگارا
ہوتا ہے عاشق اپنے منہ پر معشوق

فصل نہم در بیان فنا و بقا

نویں فصل فنا اور بقا کے بیان میں

فنا اندر فنا عین فنا بیست
فنا در فنا عین فنا ہے
اگر گردی تو در توحید فانی
اگر ہو جائے تو توحید میں فنا
فنا ترک ہوا را نام گردند
فنا خواہش چھوڑ دینے کا نام رکھا ہے
نہا شد موت ہرگز انبیارا
نہیں ہے موت کسی نبی کے لیے
زدارے تا بدارتے نقل باشد
بلکہ اُنکی موت ایک گھر سے دوسرے گھر میں جانا ہے
چوا و بالتست تو ہم باش باو
جب وہ تیرے ساتھ ہے تو بھی اُسکے ساتھ رہ

بقا اندر بقا عین بقا بیست
بقا در بقا عین بقا ہے
بحق یا بی بقا فی زندگانی
اللہ کے ساتھ پائے بقا زندگانی کا
بقا جملہ صفاتش را شمرند
بقا اُس کی تمام صفتوں کو شمار کیا ہے
نہ ہر یک اصفیا و اتقیا را
نہ اصفیا اور اتقیا میں کسی کے بے موت ہی
ز شغل کار دنیا غزل باشد
اور دنیا کے کاموں کے شغل سے علیحدہ ہو جانا
دل خود را از دوش پاک میشو
اپنے دل کو ما سواي اللہ سے خوب پاک کرے

فصل دہم در بیان سفر

دسویں فصل سفر کے بیان میں

مسافر باش دائم راہ میرو
مسافر رہ اور ہمیشہ راہ طے کرنے میں مصروف رہ

قدم با ہوش دار از چاہ و از کو
قدم بچپاتا رکھ کنوئیں اور گڑھے سے

چو رہ دورست و منزل بے نہایت
جب راہ دور دراز ہے اور سر منزل لا انتہا
از صورت پابرون نہ پس روان شو
صورت سے قدم با ہر نکال بعدہ روانہ ہو
ہر آن منزل کہ او در پیشیت آید
جو منزل تیرے سامنے آئے
بہر ملکہ عجائب ہا بہ بیند
ہر ایک ملک میں عجیب دیکھے گا
سفر از خود بدل یہاں ت کرد
سفر اپنے جسم سے دل کی طرف کرنا چاہیے تجکو
رہے نزدیک دوری از دو تانی
راہ نزدیک ہو دور ہے تو دودی کی وجہ سے
بدین رہ کار ہر چہ بود بر اصل
اس راہ میں جو کچھ اصل کام تھا
مریدان را ہمہ قدرست کافی
مریدوں کے لیے اتنا ہی کافی ہے
ز ہجرت ہفتصد پنجاہ و از ہفت
ہجری کے سات سو ستاون تھے
شدہ این مختصر منظوم موزون
ہو گیا یہ مختصر نظم مناسب

پیائیت

بجائے

در رفت

یقین را تو شہ کن رو بر عنایت
یقین کو زاد راہ بنا چل عنایت پر بھروسہ کیے ہو
نخستین تو بہ کیے سرواگے رو
پہلے تو بہ کر لے اُسکے بعد راستہ چلنا شروع کر
اقامت کردن اندروی نشاید
اُس منزل میں مستقیم نہ ہونا چاہیے
بہر عالم غرائب ہا بچیند
ہر عالم میں عزائب حاصل ہون گے
نہ در دنیا زمین پیما یدت کرد
نہ کہ دنیا میں زمین ناپنی چاہیے تجھ کو
اگر گیتا شوی مرد حشرانی
اگر ایک دل ہو جائے تو تو مرد خدا کا ہے
بنظم آوژدشش آن را بدہ فصل
نظم کیا میں نے اس سب کو دس فصلوں میں
مریض راہ دین را ہست شافی
دین کی راہ کے مریض کو شفا بخشے والا ہے
حساب حاسبان تا یخ در وقت
حاسبوں کے حساب سے تا یخ ہوئی
کہ مرغوب القلوبش گفتہ اکنون
کہ مرغوب القلوب اسکو کہا میں نے اب

تمام شد منوی حضرت شمس تبریز

ح

مثنوی حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افتتاح نامہا از نام تو
آغاز سب ناموں کا تیرے نام سے
آن خداوندی کہ در عرض وجود
وہ مالک جنے وجود کے میدان میں
چون بعالم نیست غیر یار کس
جبکہ تمام عالم میں یار کے سوا کوئی نہیں ہے
جملہ ذات جہان مرآت اوست
تمام ذرے دنیا کے اُسکا آئینہ ہیں
از می عشقش عناصر سرخوش اند
اُسکے عشق کی شراب سے سب عنصر مست ہیں
دیدہ ام ذرات عالم را تمام
دیکھا ہے میں نے عالم کے تمام ذروں کو
غرق آب اند و میجو بند آب
پانی میں ڈوبے ہوئے اور پانی ڈھونڈتے ہیں
زاو راہ عشق عجز است و نیاز
زاد راہ عشق کا عجز اور نیاز ہے
من نخواہم مال و جاہ و طمطراق
میں مال اور مرتبہ اور شان و تجل نہیں چاہتا ہوں
آتش در و طلب در دل و نوز
طلب کے درد کی آگ میں دل جلا

ہر دو عالم جُرمہ نوشش از جام تو
دونوں جہان سیراب تیرے پیالے سے
ہر زمان خود را بنقشے نو نمود
ہر زمانے میں اپنے آپ کو ایک نئے انداز سے دکھایا
حامد و محمود خود ہم بود و بس
تعریف کرنے والا اور تعریف کیا گیا بس تھی اویس
ہر چہ بینی مصحف آیات اوست
جو تو دیکھتا ہے اسکی آیتوں کا مجموعہ ہے
از ہواے روے اور در آتش اند
اُسکے منہ کی محبت سے آگ میں ہیں
از شراب عشق اوست مدام
اُس کے عشق کی شراب سے ہمیشہ مست
بیخود از مستی و گویان کو شراب
مستی سے بے تاب ہیں اور کہہ رہے ہیں شراب کمان
گردین رہ میروی بگنذر ز ناز
اگر تو یہ راہ طے کیا چاہتا ہے تو ناز کو چھوڑ
در دخواہم سوز عشق و اشتیاق
درد چاہتا ہوں سوز عشق اور اشتیاق کا
ہر چہ یابی غیر مطلوب آن بسوز
معتشوق کے سوا جو کچھ پائے اُسیں جلا دے

جان ندارد ہر کہ جو یانی تو نیست
 وہ بیجان ہے جو تیرا ڈھونڈھنے والا نہیں ہے
 طالبان را از دو عالم کار نیست
 طالبوں کو دونوں جہان سے کام نہیں ہے
 ہر کہ سودا می طلب در سر گرفت
 جس نے شوق طلب کا لیا
 چون شود اوصاف و اخلاقت نکو
 جب تیرے وصف اور خلق نیک ہو جائیں
 آنچه گفتم ہست از عین البیقین
 جو میں نے کہا عین البیقین کے قبیل سے ہے
 حشر بر تو صورت اعمال نشت
 تیرا حشر تیرے ہی اعمال کی صورت ہے
 ہر چہ می بینی ہم از خود دیدہ
 جو تو دیکھتا ہے اپنی ہی ذات سے دیکھا
 تو بہ معنی جان جملہ عالم
 تو حقیقت میں جان ہے تمام عالم کی
 لوح محفوظ است در معنی دولت
 لوح محفوظ ہے حقیقت میں تیرا دل
 در حقیقت خود تو کے ام الكتاب
 حقیقت میں تو ہی تیرا ان شریف ہے
 صورت نقش الہی خود تو کے
 صورت نقش الہی کی تو آپ ہی ہے
 ہست انسان بر رخ و نور و ظلم
 ہے انسان بر رخ نور اور تاریکی کا

دل ندارد ہر کہ شیرانی نیست
 وہ بیدل ہے جو تیرا عاشق نہیں ہے
 در دل طالب بغیر از یار نیست
 دل میں طالب کے یار کے سوا نہیں ہے
 دل ز فک ہر دو عالم بر گرفت
 دل کو دونوں جہان کی فکر سے الگ کر لیا
 ہشت جنت خود توئی اے نیکو
 آٹھ طبقے جنت کے تو ہی ہے اے نیکو
 فی با ستار لال و تقلید ست این
 نہ کہ استدلال اور تقلید کے قبیل سے ہے
 آنچه دید می نیک و بد احوال نشت
 جو بھلا بُرا تو نے دیکھا تیرا ہی حال ہے
 گر جزا اے نیک و گمراہ دیدہ
 خواہ تو نے نیکی کا ثمرہ دیکھا خواہ بُرا
 ہر دو عالم خود تو کے بنکر دے
 دونوں جہان خود تو ہی ہے دم بھرتا ل کر
 ہر چہ میخوای خود تو و حاصلت
 جو تو چاہتا ہے تجکو اسی سے ملے گا
 خود ز خود آیات خود را باز یاب
 تو آپ اپنی ذات سے اپنی نشانیاں دریافت کر
 عارف اشیا کہا ہی خود تو کے
 پہچاننے والا چیزوں کا ٹھیک ٹھیک تو آپ ہی ہے
 مطلع الفجرش ازین گفت ہم
 مطلع الفجر اُس کو اسی لیے کہا ہے

برزخ جامع موموہوم اوست
برزخ جامع موموہوم خط وہ ہے

انچہ مطلوب جہان شد در جہان
جو تمام جہان کا مطلوب ہے جہان میں
من عرف زان گفت شاہ اولیا
من عرف اسی سبب فرمایا ویوں کے بادشاہ نے

ہم ملک ہم نہ فلک بشناختی
ہم ملک ہم نہ فلک بشناختی
زشتون کو بھی تو آسمان کو بھی تو نے پہچان لیا
کے شود این سر ترا عین الیقین
کب ہو یہ بھید تیرے بے عین الیقین

چون بعشق دوست باشی جالفشان
چون بعشق دوست باشی جالفشان
جب دوست کی محبت میں ہووے تو جان نثار
گر بکنہ خود ترا با شد رہے
اگر اپنے بھید کا تجھ کو راستہ مل جائے

آنکہ سبحانی ہے گفت آنزمان
جو شخص سبحانی کہتا تھا اسوقت
ہم ازین گفتہ است در بحصفا
ہم ازین گفتہ است در بحصفا
اور اسی وجہ سے کہا ہے گوہر دریا سے صفائے
آن انا الحق کشف ایمعنی نمود
اس کلمہ انا الحق نے اس مضمون کو ظاہر کیا
لیس فی الدارین آن کو گفتہ است
لیس فی الدارین جس نے کہا ہے
ہر کس ایمعنی بہ نوے باز گفت
ہر ایک نے یہ مضمون ایک طرح سے کہا ہے

برزخ

گفتہ در بحصفا

چون نماید وہم تو معلوم اوست
جب تیرا وہم نہ رہا معلوم وہ ہے
ہم تو فی و باز جواز خود نشان
تو آپ ہی ہے اپنے آپ کا پتہ لگا
عارف خود شو کہ بشناسی خدا
پہچاننے والا اپنا ہوتا کہ پہچانے تو خدا کو
چون بکنہ خویشتن رہ یافتی
اگر تو نے اپنے بھید کو دریافت کیا
مانگر دی خود و اے نازنین
جب تک تو آپ مٹ نہ جا اے نازک
برزخ خود بین ہمہ کون و مکان
اپنا برزخ دیکھ تمام جہان کو
از حد و خلق بیشک آگے
خدا اور خلق سے بیشک آگاہ ہو جائے
این معانی گشتہ بود اور اعیان
یہ مضمون اسکو معلوم ہوا تھا
ہست اندر حبسہ ام غیر خدا
نہیں میرے حبسہ میں سوا خدا کے
کہ بصورت پیش تو دعوی نمود
کہ ظاہر میں تیرے آگے دعویٰ خدا ہونے کا کیا
در ایمعنی چہ نیسکو سفتہ است
یہ مضمون کیسا خوب بیان کیا ہے
گر نہان و گر عیان این راز گفت
خواہ پوشیدہ خواہ ظاہر یہ مضمون ادا کیا ہے

نثار
من عرف
کی طرف
موسیٰ
برحق
پہچان
عذر
بروز
پہچان
نثار
من عرف
کی طرف
موسیٰ
برحق
پہچان
عذر
بروز
پہچان
نثار
من عرف
کی طرف
موسیٰ
برحق
پہچان
عذر
بروز
پہچان

اگر نماند از تو کئے با تو اثر
 اگر نہ رہے تیری خودی سے تجھ میں کوئی نشان
 در حقیقت ہر چہ ہست ایمر و دین
 حقیقت میں جو کچھ ہست ہے اے جو از دین اسلام کے
 عین اپنی آبِ بہجونی عجب
 تو عین دریا ہے اور پانی ٹھونڈا ہے تعجب ہے
 پادشاہی ارچہ میسانی گدا
 تو بادشاہ ہے اگرچہ فقیر کے مشابہ ہے
 از توئی دریا کنون خس پوش شد
 خودی سے دریا اب خس پوش ہو گیا
 گروصال دوست میداری ہوس
 اگر دوست کے ملنے کی ہوس رکھتا ہے
 تانگر دو نفس تابع روح را
 جب تک نفس روح کا منہ بندار نہیں ہوگا
 مرغ جان از جنس تن بابد رہا
 جان کا پرندہ جسم کی قید سے پائے گا رہائی
 دل چہ باشد غیر نفس ناطقہ
 دل کیا ہے یا سوا نفس ناطقہ کا ہے
 آنکہ دانا گفت عقل مستفاد
 جسکو عقل نے عقل مستفاد کہا ہے
 چون مجر و شد دل از حرص و ہوا
 جب الگ ہوا دل حرص اور ہوا سے
 در دل صافی توان دیدن عیان
 صاف دل میں کھلم کھلا دیکھ سکتے ہیں

بیگمان یا بے ازیں معنی خبر
 بیشک ہووے تو اس مضمون سے آگاہ
 خود ہمہ حق ست باطل نیست این
 خود وہ سب خدا ہے یہ قول غلط نہیں ہے
 نقد خود را بشیم میگوئی عجب
 اپنے نقد کو قرض کہتا ہے تعجب ہے
 گنجہ داری چرائی بے نوا
 تو خزانوں والا ہے کیوں بے سامان ہے
 خس نماید جس چوں خس پوش شد
 گھاس دکھائی دیتی ہے دریا جب گھاس میں چھپ گیا
 نفس را با روح گروان ہم نفس
 نفس کو روح کا موافق بنا
 کے دوا یا بے دل مجروح را
 کب دوا پائے گا تو زخمی دل کی
 گر بہ تیغ لاکشے این اثر دہا
 اگر نفی کی تلوار سے مارے گا تو نفس کا اثر دہا
 آنکہ از حق تافت بروی بارقہ
 جیہ حرا کے نور کی چمک پڑی
 در حقیقت دان کردل بودش مراد
 حقیقت میں اس سے مراد دل تھا
 یافتن گیر دور و نور خدا
 چمکنا شروع ہوتا ہے اس میں نور اللہ کا
 اچھ پنہا لست از خلق جہان
 جو پوشیدہ ہے مخلوق سے

معنی کلمے و جزئی اندرو
کلی اور جزئی معنی اس میں
دل چہ باشد مطلع النوار حق
دل کیا ہے خدا کے نورون کے نکلنے کا مقام
در حقیقت دان کہ دل شد جام جم
جان لے کہ حقیقت میں دل جم کا جام ہے
دل بود مرآت وجه ذوالجلال
دل ہے آئینہ صافی کی ذات کا
پیش سالک عرش رحمانست دل
آگے سالک کے اللہ کا عرش دل ہے
جملہ عالم جرعه نوشش جام دل
تمام عالم سیراب ہونے والا دل کے جام کا
دل مقام استوائے کبریاست
دل مقام ہے اللہ کے جلوہ فرما ہونے کا
گر ہمینخواہی کہ بینی روی دوست
اگر تو چاہتا ہے کہ دوست کا منہ دیکھے
عشق چہ بود قطره دریا ساختن
عشق کیا ہے قطرے کو سمندر بنانا
عشق آن باشد کہ باطل حق شود
عشق وہ ہے کہ باطل حق ہو جائے
عشق از ہستی خود و ارستنست
عشق اپنی ہستی سے رہائی پانا ہے
در دل عاشق چو عشق آتش فروخت
عاشق کے دل میں جب عشق نے اپنی آگ سلگائی

چون مشاہد گشت اور ادل بگو
جب نظر آئین تو اس کو دل کہہ
دل چہ باشد منبع اسرار حق
دل کیا ہے خزانہ کے بھیدون کا سرچشمہ
مے نماید اندرو ہریش و کم
دکھائی دیتا ہے اس میں ہر کم و زیادہ
در دل صافی نماید حق تعالیٰ
صاف دل میں ہو عیان برتر حد
جملہ عالم چون تن و جان ست دل
تمام عالم جسم کے مانند اور اسکی جان دل ہے
از مکان تالا مکان یک کام دل
دنیا سے لامکان تک دل کا ایک قدم ہے
دل نباشد آنکہ باکبر و ریاست
وہ دل نہیں ہے جیسے غرور اور مکر ہے
دل بدست آور کہ دل میراث اوست
دل قابو میں لاکہ دل دوست کی میراث ہے
از دو عالم باحد اپر و اختن
دونوں جہان میں صرث خدا کا مشغول رہنا
قید را بگذار در مطلق شود
قید کو چھوڑ دے اور آزاد ہو جائے
در مقام سردی پیوستنست
مقام سردی میں پیونچ جانا ہے
ہرچہ جز معشوق بود آنرا بسوخت
جو کچھ معشوق کے ماسوا تھا بسلا دیا

گر مقام عشق ما وائے توشد
اگر عشق کا مقام تیرا گھر ہوا
عشق یوسف را از ان سازد غلام
عشق حضرت یوسف کو اسیلے غلام بناتا ہے
عشق موسیٰ را بکوه طور برد
عشق حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر لے گیا
عشق عیسیٰ را بگردون می برد
عشق حضرت عیسیٰ کو آسمان پر لے جاتا ہے
عشق احمد را بود معراج دین
عشق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دین کی بڑھی تھی
عقل در اسباب میدارد نظر
عقل سببوں کو دیکھتی ہے
عقل گوید دنیا و عقبے بجو
عقل کہتی ہے دنیا اور آخرت کو ڈھونڈو
عقل گوید علم آموز و ہنر
عقل کہتی ہے کہ علم لیکھ اور ہنر
عقل میگوید کہ خود را بیش کن
عقل کہتی ہے اپنے آپ کو بڑھا
عقل گوید شادی و مرہم طلب
عقل کہتی ہے کہ خوشی اور مرہم طلب کر
بارخواہی در طریق عشق او
داخل ہونا چاہتا ہے تو اسکے عشق کی راہ میں
حق جهان را از محبت آفرید
اللہ نے جہان کو محبت سے پیدا کیا

بر فراز نہ فلک جای توشد
تو آسمانوں کے اوپر تیری جگہ ہوگئی
تا کہ آرد مرز لیج را ابدام
کہ خاص ز لیجنا کو تا بوین نائے
بہر دید دوست سوی نور برد
دوست کے دیدار کے لیے نور کی طن لے گیا
یافتہ اور لیس جنت از صمد
پائی حضرت اور لیس نے جنت خدا سے
تا مقام او شود حق الیقین
تا کہ ان کا مقام حق الیقین ہو جائے
عشق میگوید مسبب را نگر
عشق کہتا ہے سبب پیدا کرنے والے کو دیکھ
عشق میگوید بحذر موی
عشق کہتا ہے ماسوائے اللہ کے کچھ نہ ڈھونڈو
عشق میگوید زہستے در گذر
عشق کہتا ہے کہ ہستی سے گذر جا
عشق میگوید کہ ترک خویش کن
عشق کہتا ہے کہ اپنی ہستی سے قطع نظر کر
عشق گوید در دوسوز و غم طلب
عشق کہتا ہے کہ درد اور سوز اور غم طلب کر
از خودی یکبار گے بیگانہ شو
خودی سے دفتار بیگانہ ہو جا
از محبت ہر دو عالم شد پسید
محبت سے دونوں جہان نمودار ہو گئے

شد محبت روح و عالم جملہ تن
 محبت روح ہے اور تمام عالم جسم ہے
 چونکہ دار و عشق ہر جائے ظہور
 چونکہ عشق کا ظہور ہر جگہ میں ہے
 ہر چہ دار و درجہاں بود و نبود
 جسکے لیے جہاں میں ہستی اور نیستی ہے
 ناز معشوقان ہمیں گرو عیان
 ناز معشوقان کا ظاہر ہوتا ہے
 چشم بینا ہر کہ دار و درجہاں
 جسکی آنکھ دیکھنے والی ہے دنیا میں
 ہر کہ او در صورت ہر خیر و شر
 جو کہ ہر نیک و بد کی صورت میں
 شد جہاں آئینہ رخسار دوست
 دنیا آئینہ ہے دوست کے منہ کا
 روی عذرا کے بر انداز و نقاب
 عذرا کا منہ کب نفتاب اٹھائے
 عاشق و معشوق غیر یار نیست
 عاشق اور معشوق سوا یار کے نہیں ہے
 یار پہنا نست در زیر نفتاب
 یار پوشیدہ ہے نفتاب میں
 پردہ بردار و جمال یار بین
 پردہ اٹھا اور یار کا حسن دیکھ
 نیست کن این چہرہ موہوم را
 نیست کہ اس وہی چہرے کو

گر نباشد جان چہ کار آید بدن
 اگر جان نہ ہو تو جسم کس کام آئے
 میل دل ہر سوا گر باشد چہ دور
 دل کی خواہش اگر ہر طرف ہو تو کیا بعید ہے
 از طفیل عشق آمد و رمنو و
 عشق کے طفیل سے وجود میں آیا ہے
 از نیاز عاشقان جہاں فشان
 جان نثار عاشقوں کے نیاز سے
 از پس ہر ذرہ حق بیند عیان
 ہر ذرے کے ساتھ اللہ کو دیکھتا ہے
 دوست بیند او بود صاحب ہنر
 دوست دیکھتا ہے وہ ہنر مند ہے
 ہر دو عالم در حقیقت عکس اوست
 دونوں جہاں حقیقت میں دوست کا عکس ہے
 تانہ بیند دیدہ و امق پر آب
 جب تک نہ دیکھے و امق کی آنکھ میں آنسو ڈباؤ ہو
 در حقیقت غیر او دیا نیست
 حقیقت میں سوا یار کے کوئی چلنے والا نہیں ہے
 پیچو دریا کو نہاں شد در حجاب
 جیسے دریا کہ وہ چھپ جائے حجاب میں
 دیدہ و اکن چہرہ اسرار بین
 آنکھ کھول بھیجے دن کا چہرہ دیکھ
 پردہ بکشا شاہ معلوم را
 پردہ کھول جانے ہوئے معشوق کا

خار و گل بگر کہ از یک شاخ رست
 کاٹا اور پھول دیکھ کہ ایک شاخ سے آگے
 گر بصورت گل نماید غیر خار
 اگر ظاہر پھول دکھائی دے بغیر کانٹے کے
 گر بگوئی خار و گل ضد ہم اند
 اگر تو کہے کہ کاٹا اور پھول ایک گر ضد ہیں
 و رہی گوئی کہ خار و گل یکیست
 اور جو تو کہتا ہے کہ کاٹا اور پھول ایک ہی ہیں
 مرد عارف ہر چہ میگوید رواست
 مرد پچانے والا جو کہتا ہے جائز ہے
 بر تر از وہم و خیال ما و تو
 باہر ہمارے اور تیرے وہم و خیال کی حد سے
 تو مدار سی ذوق ارباب صفا
 تو نہیں رکھتا ہے مذاق ارباب صفا کا
 مہر و لیش بر ہمہ ذرات تافت
 اُسکے چہرے کا آفتاب سب ذروں پر چمکا ہے
 در درون حسانہ نور آفتاب
 گھر کے اندر آفتاب کا نور
 روزن از خانہ کشا این خانہ را
 روشندان بڑھا اس گھر کے لیے
 سقف دیوارش اگر سازی خراب
 اُس کے دیوار کی چھت اگر کھو ڈالے تو
 کشف در معنی بود رفع حجاب
 کھولنا حقیقت میں پردہ اٹھا دینا ہے

ما شود پیش تو این معنی در رست
 تاکہ ہووے تیرے نزدیک یہ مضمون پورا
 خار و گل عین اند و اصل تبار
 کاٹا اور پھول عین یکدگر ہیں اصل میں
 ہم زوہی این سخن باشد پسند
 ایک پہلو سے یہ بھی مناسب ہوگا
 عارفانرا کے درمیں غنی شکیست
 پہچاننے والوں کو اس مضمون میں کب شک ہو
 جاہل ارگوید صواب آن ہم خطاست
 نادان اگر صحیح کہے وہ بھی غلط ہے
 ہست عاشق را ہزاران گفتگو
 ہیں عاشق کی ہزاروں گفتگو
 گشتہ زان منکر اہل خدا
 اسیلے اللہ والوں کا منکر ہو گیا ہے
 ہر یکے در خور و خود زوہر یافت
 ہر ایک نے اپنے مادے کے لائق اُس سے حصہ پایا
 ہم بہت در روز نہ افگند تاب
 روشندان کی مدت را پہو پنجا
 ما شود این خانہ پر نور و ضیا
 تاکہ یہ گھر اور روشنی سے بھر جائے
 پر شود خانہ ز نور آفتاب
 بھر جائے گھر آفتاب کے نور سے
 بود تو آمد بروے تو نقاب
 تیری ہستی تیرے منہ کا نقاب ہے

مردہ خود از میان بردارزود
 مردہ ہستی کا در میان سے اٹھا جلدی
 تا تعین بر نہ خیزد از میان
 جب تک تعین در میان سے نہ اٹھ جائے
 از تعین شد حجاب روی دوست
 تعین سے ہوا پر وہ دوست کے منہ کا
 سدا راہ تو توئے آمد بدان
 تیری راہ کی دیوار خودی ہے جان لے
 نیست از خود شو کہ تیا یا بی نجات
 اپنے آپ کو نیست کرتا کہ تو نجات پائے
 عشق آمد چون مے و عالم و سبو
 عشق مانند شراب کے ہے اور عالم گھڑا
 عشق چون جان ست عالم همچو تن
 عشق مانند جان کے ہے اور عالم مانند جسم کے
 بر جمال عشق عالم پر وہ است
 عشق کے حسن پر عالم پر وہ ہے
 محو کن از لوح ہستی نقش غیر
 مٹا دے ہستی کی لوح سے غیر کا نقش
 قطرہ و دریا بمعنی خود و یکے ست
 قطرہ اور دریا حقیقت میں خود ایک ہی ہے
 قطرہ و دریا فنا و دو شد فنا
 قطرہ دریا میں پڑا اور ہوا فنا
 چہیست وحدت آنکہ از غیر خدا
 کیا ہے وحدت یہ ہے کہ ماسوی اللہ سے

تا عیان بینی تو روے یارزود
 تاکہ کھلم کھلا دیکھے تو یار کا منہ جلدی
 حق نہان ست و نباید شد عیاں
 حق پوشیدہ ہے اور نہ چاہے ظاہر ہونا
 تا عیان بینی کہ ہستی جملہ اوست
 تاکہ کھلم کھلا دیکھے تو کہ ہستی و کمال وہی ہے
 ورنہ حق پیدا ست در کون و مکان
 ورنہ حق ظاہر ہے تمام عالم میں
 چون تو بر خیزی نشید حق بجات
 جو تو اٹھ جائے گا اللہ بیٹھے گا تیری جگہ میں
 مست این مے و ان تو جام و ہم سبو
 اس شراب کا مست جان تو جام اور سبو کو
 خانہ عشق ست عالم بے سخن
 گھر عشق کا ہے عالم لا کلام
 گرنہ شد عشق عالم مردہ است
 اگر عشق نہ ہو عالم مردہ ہے
 تا بہ بینی ہست کعبہ عین ویر
 تاکہ دیکھے تو کعبے میں بت خانہ ہے
 غیر حق در ہر دو عالم گو کہ کیست
 ماسوی اللہ دونوں جہان میں بتا کون ہی
 عین و دریا گشتنش با شد بقا
 عین دریا ہو جانا اس کا بقا ہے
 فردا آئے در خلا و در ملا
 الگ رہے تو تنہائی اور محبت میں

چسبست احلاص آنکہ از غیر خدا
کیا ہے احلاص یہ ہے کہ ماسوی اللہ سے
ہر کہ صابر نیست لائی یا نیست
جو صابر نہیں ہے لائق یار کے نہیں ہے
دوزخ و جنت یقین بشنو کہ چسبست
دوزخ اور جنت یقین سن کہ کیا ہے
اوچو خورشید است و ماچون سایہ ایم
وہ مانند آفتاب کے ہیں اور ہم مانند چھاؤں کے ہیں
تابع نور است سایہ روز و شب
تابع نور کا ہے سایہ دن اور رات کا
ہستی سایہ یقین از نور دان
ہستی سایہ کی یقیناً نور سے جان
می نماید سایہ ہا از عکس نور
نظر آئے ہیں سائے عکس نور سے
گر نہان گرد زمانے نور خور
اگر چھپ جاتا ہے کچھ دیر نور آفتاب کا
سایہ ہاچون محور شود
سائے جب نور آفتاب میں مٹ جاتے ہیں
غیرت حق دید ہارا کور کرد
اللہ کی غیرت نے آنکھوں کو اندھا کر دیا
دیدہ حق بین اگر بودے مرا
تیری آنکھ اگر حق بین ہوتی

بے

گویا

ترا

جان و دل سازی فدائی این فنا
جان و دل کرے تو الگ اے جو انور
دعوی عشقش بجز پندار نیست
اسکا دعوی عشق بجز غور کے نہیں ہے
جز فراق و جز وصال دوست نیست
سوائی جدائی اور سوا وصل دوست کے نہیں ہے
ماچو نور و سایہ ماہمسایہ ایم
مانند دھوپ اور چھاؤں کے ہم ہمسایہ ہیں
نور خواہی گوئی سایہ طلب
نور چاہتا ہے کہ آو سایہ طلب کر
سایہ را بیشک دلیل نور خوان
سایہ کو بیشک دلیل نور کی کہہ
سایہ را از نور نتوان کرد دور
سایہ کو نور سے نہیں کر سکتے ہیں دور
سایہ ہا ناچیز کر دوسر بسر
سائے نیست ہو جاتے ہیں تمام
وصل اور اور زمان درخور شود
جلدی وصل آفتاب کے قابل ہو جاتے ہیں
نیست قسم خلق غیر از سوز و درد
نہیں ہے حصہ خلق کا ماسوا سوز اور درد کے
اور خ ہر ذرہ نمودے مرا
وہ ہر ایک ذرے سے تجھ کو منہ دکھاتا

خاتمہ الطبع الحمد للہ کہ کتاب ہذا مطبع مجیدی واقع کا پور میں باہتمام صاحب پایگاہ رفیع محمد شفیع صاحب ابن جناب
حاجی مولوی محمد سعید صاحب کتب کلاک خلاصی ٹولہ نمبر ۵۰ و مالک مطبع مجیدی کا پور میں صحت ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ میں طبع ہوئی

472-
908
570

Adm

1950

471
302

723

Call No. ~~AD-501-111~~ Date _____

Acc. No. ~~111~~

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

	472-	
	908	
	570	
		✓ 472
	1950	471
		302
		723

Call No. ~~472-908~~ Date _____

Acc. No. ~~1950~~

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY.

DATE LOANED

Class No. _____ Book No. _____

Vol. _____ Copy _____

Accession No. _____

--	--	--	--